آخری اُمید

قسط 4

قیصرہ حیات

مکاں فانی ، مکیں آنی ، ازل تیرا ابد تیرا
خدا کا آخری پیغام ہے تُو جاوداں تُو ہے

ایک ایسی لڑکی کی کہانی . . . جوحق کی جستجو میں اپنے سفر کا آغاز کرتی ہے اور اس ابدی، لافانی حقیقت کو پالینے کے اس سفر میں اسے جن مسائل، جن شدائد کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ہماری مصنفہ نے اپنے ماہرانہ قلم سے اسے بہت خوب صورت اور پُر اثر انداز میں اُجاگر کیا ہے۔

اس کہانی کی اشاعت نوجوان نسل کی اسلام کے بارے میں معلومات مطالعے اور علم کو مزید وسعت دے گی۔

مایہ ناز مصنفہ کے منفرد انداز بیاں کا
ایک اور شاہکار

رات کو کیتھی نیٹ پر عبدالرحمٰن کے ساتھ چیٹ کرنے میں مصروف تھی اور وہ عبدالرحمٰن کو اللہ، حضرت محمدؐ اور اسلام کے بارے میں اپنی ریسرچ کے بارے میں بتا رہی تھی اور وہ اس سب کے بارے میں اس کے خیالات جان کر بے انتہا خوش بھی ہو رہا تھا اور حیران بھی۔

''کیتھی...... اس کا مطلب ہے تم بہت جلد مسلمان ہو جاؤ گی۔ یعنی کہ اسلام قبول کر لو گی؟'' عبدالرحمٰن نے قدرے خوش ہو کر پوچھا۔

''ہاں...... انشاء اللہ......'' وہ رک، رک کر بولی تو عبدالرحمٰن مسکرانے لگا۔

''گڈ...... ویری گڈ...... کیتھی تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تم پر بہت مہربان ہے جو تمہیں ہدایت کے راستے پر لا رہا ہے...... کیتھی اللہ جن لوگوں سے محبت کرتا ہے ان کے دلوں میں اپنی اور اپنے پسندیدہ دین اسلام کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔'' عبدالرحمٰن نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں، مجھے بھی یہی محسوس ہو رہا ہے۔ مجھے اللہ سے...... پیغمبر محمدؐ اور اسلام سے ایک دم بہت محبت ہونے لگی ہے۔'' کیتھی نے مسکرا کر کہا۔

''تو...... پھر...... تم کس بات کا انتظار کر رہی ہو؟'' عبدالرحمٰن نے پوچھا۔

''میں اسلام کے بارے میں اپنی اسٹڈی کمپلیٹ کر لوں...... پھر۔'' کیتھی نے جواب دیا۔

''تو کیا...... ابھی تک تمہاری اسٹڈی کمپلیٹ نہیں ہوئی؟'' عبدالرحمٰن نے حیرت سے پوچھا۔

''بہت زیادہ کر لی ہے۔ اسلامک لاز اور اسلامک ہسٹری کے بارے میں ابھی کچھ اسٹڈی رہتی ہے۔ عبدالرحمٰن میرے لیے یہ بہت بڑا فیصلہ ہو گا۔ اس لیے میں اس کے کسی بھی پہلو کو چھوڑنا نہیں چاہتی۔ مکمل اسٹڈی کرنے کے بعد پھر میں اسلامک سینٹر جاؤں گی۔'' کیتھی نے کہا۔

''او کے...... ویری گڈ۔'' عبدالرحمٰن نے اس کی سوچ کو سراہا تھا۔ وہ ہمیشہ ہی اس کی حوصلہ افزائی کرتا تھا۔

''ہاں، مجھے بھی اس دن کا شدت سے انتظار ہے۔'' کیتھی نے مسکرا کر کہا۔

''اور میں اس روز اپنے سب فرینڈز کو مٹھائی کھلاؤں گا۔'' عبدالرحمٰن نے مسکرا کر کہا۔

''کیوں؟'' کیتھی نے حیرت سے آنکھیں پھیلاتے ہوئے پوچھا۔

''جب کسی ایک فرینڈ کو دنیا اور آخرت کی سب سے بڑی خوشی ملے تو دوسرے فرینڈ کو اس کی خوشی کو ضرور سیلی بریٹ کرنا چاہیے۔'' عبدالرحمٰن نے انتہائی خوش ہو کر کہا۔

''تھینک یو ویری مچ، یو آر اے ٹرو فرینڈ۔'' کیتھی نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تو عبدالرحمٰن نے اس کے کمنٹس پر شکریہ کہا تھا۔

''اچھا تم نے تو یہ بتایا ہی نہیں کہ تمہیں اسلام کی کس بات نے سب سے زیادہ متاثر کیا؟'' عبدالرحمٰن نے متجسس ہو کر پوچھا۔

''Concept of God نے۔ عبدالرحمٰن خدا کا ایسا تصور میں نے کسی اور مذہب میں نہیں پڑھا اور پھر یہ کہ حضرت محمدؐ صرف اللہ کے messenger اور پرافٹ (پیغمبر) ہیں Jesus کی طرح گاڈ نہیں۔ جس طرح کسی اسکول کا پرنسپل، ٹیچر کو کلاس میں اسٹوڈنٹس کو پڑھانے کے لیے بھیجتا ہے۔ اسی طرح اللہ نے حضرت محمدؐ کو ساری دنیا کو تعلیم دینے کے لیے بھیجا ہے۔ جس طرح اسٹوڈنٹس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ٹیچر کا کہنا مانیں اور اس کی عزت کریں۔ اسی طرح اسلام میں حضرت محمدؐ کی باتیں ماننے اور ان کی عزت کرنے کو کہا ہے۔ اصل اتھارٹی تو پرنسپل یعنی اللہ تعالیٰ ہے۔ ٹیچر...... پرنسپل کے آرڈرز کو اسٹوڈنٹس کے convey کر کے انہیں گائڈ کرتا ہے کہ ان

آرڈرز پر کس، کس طرح عمل کرنا ہے۔ حضرت محمد بھی ساری دنیا کو گائیڈ کرتے ہیں کہ یہ اسلام کا راستہ ہے اور اس پر چلنے کے لیے کیا طریقے اختیار کرنے چاہئیں کہ راستہ آسان ہو جائے۔ انہوں نے تو ہمارے لیے بہت آسانیاں پیدا کی ہیں کہ ہم کسی اور طرف نہ بھٹکیں اور سب سے اچھی بات یہ لگی ہے کہ محمدؐ نے کہیں بھی نہیں کہا کہ میری عبادت کی جائے بلکہ اس بات کو سختی سے منع فرمایا ہے اور میں نے یہ بھی آبزرو کیا ہے کہ آج اتنی صدیاں گزرنے کے باوجود بھی مسلمان ان کی عزت کرتے ہیں اور احترام کرتے ہیں، خدا جان کر عبادت نہیں کرتے بلکہ ان سے محبت کرتے ہیں۔ عقیدت رکھتے ہیں مگر سجدہ وہ صرف 'اللہ' کو کرتے ہیں۔'' کیتھی نے قدرے جذباتی ہو کر روانی سے بتایا تو عبدالرحمٰن انتہائی متوجہ ہو کر دلچسپی سے اس کی باتیں سنتا رہا۔ دل ہی دل میں وہ حیرت میں بھی مبتلا تھا۔

''ماشاء اللہ کیتھی...... اللہ نے تمہیں کتنا کچھ سمجھا دیا ہے۔ تم نے واقعی اسلام کے بارے میں ٹھیک پڑھا ہے۔ یہ درست بات ہے جو لوگ Converted مسلم ہوتے ہیں وہ اسلام کو زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں اور اس پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جزاک اللہ!'' عبدالرحمٰن نے اس کی بھرپور تعریف کرتے ہوئے کہا تو کیتھی بھی خوش ہو کر مسکرانے لگی اور یوں دونوں کافی دیر تک اسلام کے بارے میں خوب ڈسکشن کرتے رہے۔

بلکہ کیتھی ہر روز لائبریری سے جو کچھ اسٹڈی کر کے آتی تو وہ رات کو عبدالرحمٰن کو ضرور بتاتی اور اگر کوئی پوائنٹ وضاحت طلب ہوتا تو عبدالرحمٰن اسے گائیڈ کرتا اور اس کے ذہن کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتا۔ اس کے ذہن کی پراگندگی اور تذبذب دور کرنے میں عبدالرحمٰن کا بڑا کردار تھا۔

☆☆☆

کیتھی نے ان دنوں کالج جانا بالکل چھوڑ دیا تھا جبکہ کالج میں وہ خصوصی طور پر Sculpture making اور پورٹریٹس بنانے کی تعلیم لے رہی تھی مگر جیسے ہی اس نے پڑھا تھا کہ اسلام میں مجسمے یا مورتیاں بنانا جائز نہیں تو وہ خود بخود رک گئی اور اسے اپنے اس فیصلے پر...... خود بھی حیرانی ہونے لگی کہ اس آرٹ سے اسے بچپن سے لگاؤ تھا۔ وہ اس قدر جذباتی تھی کہ کئی، کئی گھنٹے وہ کوئی اسکیچ بنانے میں لگا دیتی تھی۔ اسے کھانے پینے کا کوئی ہوش نہ ہوتا تھا۔ پیسے جمع کر کے وہ آرٹ میٹریل خریدتی تھی۔ اس کا ایک ہی passion تھا آرٹ کی اس فیلڈ میں نام پیدا کرنا اور اب جو اس کی سوچ کا زاویہ بدلا تھا تو خود بخود اس کا انٹرسٹ اس میں کم ہو گیا تھا۔ اب ایک ہی لگن تھی۔ سر پر ایک ہی دھن سوار تھی کہ اس کی جستجو کا سفر مکمل ہو اور جس ٹریک پر وہ آنا چاہ رہی ہے خدا اسے اس راہ میں کامیابی عطا کرے۔

پہلے وہ کالج کے بعد لائبریری جاتی تھی اور اب سارا سارا دن لائبریری میں گزارتی۔ گھر آ کر نیٹ پر ریسرچ کرتی یا پھر عبدالرحمٰن سے باتیں کرتی۔ عبدالرحمٰن بھی بہت خوش تھا اور اسے اسلام کی نئی ریسرچ شدہ کتابوں کے بارے میں بتاتا۔ وہ اب جوائے کو بالکل بھولنے لگی تھی۔ جب بھی ذہن میں اس کے بارے میں کوئی سوچ آتی تو وہ اپنے آپ کو یہ کہہ کر مطمئن کر دیتی کہ اسلام قبول کرنے کے بعد بھی تو اس نے اسے چھوڑنا ہی تھا۔ اگر تب وہ اسے چھوڑتی تو شاید جوائے کے لیے یہ شاکنگ ہوتا مگر اب جوائے کے پاس مارینہ تھی اس لیے کیتھی کے چھوڑنے اور جانے کا اسے دکھ نہیں ہوگا۔ اسے جوائے کی مارینہ کے ساتھ انگیجمنٹ خدا کی پلاننگ محسوس ہونے لگی اور اس کے بارے میں سوچ کر اس کا دل مکمل طور پر مطمئن ہو گیا۔

☆☆☆

جمعے کی صبح تھی جب کیتھی نے غسل کر کے نیا ڈریس، لوز ٹراؤزر کے ساتھ لانگ شرٹ پہنی، بالوں کو ڈرائے کر کے ان کی پونی بنائی اور اسکارف کو سر پر اچھی طرح لپیٹ کر اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا تو اس کی آنکھوں میں خوشی کی ایک خاص چمک پیدا ہونے لگی۔ تبھی عبدالرحمٰن کا فون آ گیا۔ اس نے اسے مسکرا کر وش کیا۔ کیتھی بیگ کندھے پر

ڈال کر باہر نکلی اور مسز ولسن کو پکارنے لگی مگر اسے کوئی جواب نہ ملا۔ وہ اِدھر اُدھر کمروں میں انہیں تلاش کرنے لگی... کہ اچانک ایک کمرے میں مسٹر ولسن پر اس کی نظر پڑی۔ وہ بیڈ پر لیٹے ہڈیوں کا ڈھانچا لگ رہے تھے۔ چہرے کی سیاہ رنگت اور اندر کو دھنسی آنکھیں...... بیماری نے ان کا برا حال کر رکھا تھا۔ کیتھی نے ان کی طرف دیکھ کر ایک سرد آہ بھری اور ان کے قریب آ کر حال پوچھنے لگی۔ ولسن نے چونک کر اسے سر سے لے کر پاؤں تک دیکھا اور اس کے اسکارف کو بغور دیکھنے لگے۔

''کیا تم مسلم ہوگئی ہو؟'' ولسن نے خفگی سے پوچھا۔

''ہاں، ابھی باقاعدہ ہونے جارہی ہوں۔'' کیتھی نے مسکرا کر جواب دیا۔

''بدبخت......'' اور ولسن نے پاس پڑا ایک ڈیکوریشن پیس غصے سے اس کی طرف پھینکا جو اس کے سر پر لگا مگر اسکارف کی وجہ سے بچت ہوگئی۔ شکر ہے وہ ہلکا ہی تھا۔ کیتھی کو غصہ آگیا مگر ان کی حالت دیکھ کر وہ خاموش رہی اور جلدی سے باہر نکل آئی۔

اب اسے احساس ہونے لگا تھا کہ مسز ولسن واقعی بہت مجبور ہیں۔ وہ بھی اس شخص کی بیماری کی وجہ سے بے بس ہیں اور وہ انتہائی بری حالت میں بیڈ پر ایڑیاں رگڑ رہے ہیں مگر اسلام دشمنی میں کتنے توانا ہیں۔ اس نے اسلامک ہسٹری کا جو مطالعہ کر رکھا تھا اس نے اس کی بھرپور مدد کی اور اس کے حوصلے اور ہمت کو توانا رکھا کہ حضرت محمدؐ کے پیروکاروں کو تو اس سے بھی زیادہ اذیتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا مگر جن کے دلوں میں اسلام بس جائے ان کے لیے ایسی اذیتیں کیا معنی رکھتی ہیں۔ وہ لوگ بھی تو تھے جنہیں جلتے کوئلوں پر برہنہ کر کے چت لٹایا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ اسلام سے انکار کر دیں مگر وہ صرف کلمۂ طیبہ کا ورد کرتے رہتے۔ کافروں کا غصہ اور غضب مزید بڑھنے لگتا تھا۔ وہ انہیں پہلے سے بھی زیادہ اذیتیں دینے لگتے۔ وہ جتنی زیادہ ان کی اذیتوں میں اضافہ کرتے اتنا ہی ایمان والوں کا ایمان بڑھنے لگتا۔ یہاں تک کہ کئی ایمان والے شہید ہوگئے مگر ان کے جذبۂ ایمانی میں کمی نہ آئی۔ یہ سب اس نے ان کتابوں میں پڑھا تھا اسی طرح مسٹر ولسن کی پہنچائی گئی چوٹ پر اس نے مسکرا کر ہاتھ رکھا اور اپنے دل کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ ''اللہ کی راہ پر چلنا آسان نہیں۔ ایسی بہت سی مشکلات اور اذیتیں اسے برداشت کرنی ہوں گی۔'' اس کے دل میں ایمان اور مضبوط ہونے لگا اور اسلامک سینٹر تک کا راستہ اس نے اپنے دل کو تسلی دیتے ہوئے طے کیا۔

جمعے کی وجہ سے لوگوں کی آمد و رفت کچھ زیادہ تھی۔ اسلامک سینٹر میں جا کر وہ ایک باپردہ خاتون زینب سے ملی اور انہیں بتایا کہ وہ اسلام قبول کرنا چاہتی ہے۔ زینب نے مسکرا کر اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اسے ویلکم کہا۔ زینب نے اس سے پوچھا کہ وہ اسلام کے بارے میں کیا کچھ جانتی ہے اور جب کیتھی نے انہیں بتایا کہ وہ اسلام کے بارے میں مکمل ریسرچ کر کے آئی ہے تو وہ بہت خوش ہوئیں۔ پھر ایک ادھیڑ عمر شخص کو بلا کر لائیں۔ انہوں نے پینٹ کوٹ کے ساتھ سر پر سفید ٹوپی پہن رکھی تھی۔ سفید داڑھی کے ساتھ ان کا چہرہ بہت نورانی لگ رہا تھا۔ زینب نے انہیں کیتھی کے بارے میں بتایا تو وہ بھی بہت خوش ہوئے۔ اس سے کچھ سوال جواب کیے پھر بسم اللہ پڑھا کر اسے کلمۂ پاک پڑھایا۔ خوشی سے کیتھی کی آنکھوں میں بار، بار آنسو آرہے تھے۔ زینب اور تمام دوسری خواتین بھی اس کے پاس اکٹھی ہوگئیں۔

ان صاحب نے پھر اسے کلمۂ شہادت پڑھانے سے پہلے کچھ سمجھایا۔

''اب جو کلمہ تم پڑھنے جارہی ہو اس کی گواہی تم سے زیادہ تمہارے دل نے دینی ہے۔ کیا تمہارا دل یہ گواہی دینے کو تیار ہے؟'' انہوں نے پوچھا۔

''جی ہاں!'' کیتھی نے گہری سانس لے کر بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے...... پھر پڑھو...... لیکن اپنے دل اور ذہن کی اس قدر سچائی کے ساتھ پڑھو کہ تمہاری روح پر اس کا اثر ہو۔'' انہوں نے پڑھایا تو کیتھی کے اقرار کے ساتھ، ساتھ سب لوگوں نے بھی بلند آواز سے کلمۂ شہادت پڑھا۔ ہر طرف کلمے کے الفاظ گونجنے لگے۔ ہر ایک کی آنکھیں فرطِ جذبات سے نم ہونے لگیں۔ کیتھی کا دل بھی انتہائی جذباتی کیفیت سے لبریز ہونے لگا اور وہ آہستہ، آہستہ سسکنے لگی۔

''مسلمان ہونا مبارک ہو۔'' اس سے پوچھ کر اس کا نام، آمنہ رکھا گیا۔ ان صاحب نے اس کے سر پر اپنائیت سے ہاتھ رکھا اور پھر دونوں ہاتھ بلند کر کے اس کے لیے بہت سی دعائیں کیں۔ اس کے بعد تمام خواتین نے اسے باری، باری گلے لگا کر مبارک باد دی۔ کیتھی بے حد خوش تھی۔ اس کا دل کس قدر خوش ہو رہا تھا اور اس وقت جس خوب صورت کیفیت سے وہ دوچار ہو رہی تھی، ایسی کیفیت اس نے زندگی بھر محسوس نہیں کی تھی۔ کچھ خواتین عمرے سے واپس آئی تھیں اور وہ اپنے ساتھ آبِ زم زم اور کھجوریں لائی تھیں۔ زینب نے وہ سب تمام لوگوں میں تقسیم کیں اور آمنہ (کیتھی) کو بھی کھلائیں۔ آبِ زم زم پیتے ہوئے اسے ایک روحانی مسرت سی محسوس ہوئی۔

''اب تم ہر روز میرے پاس آنا تاکہ میں تمہیں اسلامی عبادات اور دوسرے ادب و آداب پر عمل کرنا سکھاؤں۔ اسلام صرف زبان اور دل سے اقرار کرنے کا نام نہیں۔ وہ عمل کرنے پر زیادہ زور دیتا ہے اور سب سے پہلے میں تمہیں وضو کرنا اور نماز پڑھنا سکھاؤں گی۔ کیونکہ تمام عبادات میں اللہ نے سب سے زیادہ نماز پر زور دیا ہے۔ اس کے ساتھ، ساتھ قرآن پاک بھی پڑھنا سکھاؤں گی اور تمام دوسرے مسائل کے بارے میں اسلامی تعلیمات اور احکامات بھی بتاؤں گی۔'' زینب نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے جانے لگی تو زینب نے اپنے پاس رکھا ایک ہار محبت سے اس کے گلے میں ڈالا اور ایک حجاب اسے گفٹ کیا۔ اس نے شکریہ ادا کیا اور خوشی، خوشی گھر کی راہ لی۔

وہ بے حد خوش تھی کہ سب سے پہلے خوشی کی یہ خبر وہ مسز ولسن کو اور پھر عبدالرحمٰن کو سنائے گی۔ عبدالرحمٰن کو معلوم تھا کہ وہ اسلامک سینٹر جا رہی ہے مگر مسز ولسن کو کوئی خبر نہ تھی۔ وہ یہی سوچ رہی تھی کہ مسز ولسن بھی آج بہت خوش ہوں گی اور حقیقت میں اس راہ پر لانے اور گائیڈ کرنے والی مسز ولسن ہی تھیں۔ مگر بیچاری خود کتنی مجبور تھیں۔ وہ خوشی، خوشی گھر پہنچی تو گھر میں ہر طرف گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ مسز ولسن اسے کہیں دکھائی نہ دیں۔ وہ پریشان ہونے لگی۔ وہ جلدی سے مسٹر ولسن کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر گئی اور ان سے مسز ولسن کے بارے میں پوچھنے لگی۔ وہ ایک دم سسکیاں بھر کر رونے لگے۔

''کک...... کیا ہوا...... مسز ولسن کہاں ہیں؟'' کیتھی جو اب آمنہ بن چکی تھی نے گھبرا کر پوچھا۔

''اسپتال میں۔'' ولسن نے روتے ہوئے جواب دیا۔

''کیوں...... کیا ہوا؟'' آمنہ نے پھر گھبرا کر پوچھا۔

''روڈ ایکسیڈنٹ میں اس کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔'' ولسن نے سسکی بھر کر کہا۔

''کیا......؟'' آمنہ کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا اور ایک دم اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہونے لگے اور وہ ہچکیاں بھرنے لگی۔ وہ تو نہ جانے کیا کچھ سوچ کر آئی تھی کہ مسز ولسن اس کے بارے میں جان کر کتنی خوش ہوں گی...... اور وہ خود اس موقع کی منتظر تھیں۔ شاید مسٹر ولسن کی ڈیتھ کا انتظار کر رہی تھیں اور خود ان کی اپنی ڈیتھ ہو گئی۔ انہیں کلمہ پڑھنے کا موقع ہی نہ ملا۔ ان کا دل مسلمان ہو چکا تھا مگر زبان سے اقرار کرنے کی توفیق نہیں ملی تھی۔ اسے اسی بات کا شدید صدمہ ہو رہا تھا۔ مسٹر اینڈ مسز جانسن بھی آ گئے تھے اور جب انہیں کیتھی کے مسلم ہونے کا پتا چلا تو انہوں نے بھی ناگواری کا اظہار کیا اور وہ جو پہلے اس کے ساتھ بہت محبت سے پیش آتے تھے اب ان کے چہروں پر

اس کے لیے خفگی کے تاثرات تھے۔ آمنہ کو ان کا رویہ بہت ہرٹ کرنے لگا مگر وہ خاموش رہی۔
مسز ولسن کی burial (تدفین) تک الزبتھ بھی پہنچ گئی تھی اور جب مسز ولسن کی تدفین کرسچن grave yard میں کرسچنز رسومات کے مطابق ہونے لگی تو آمنہ نے پریشان ہو کر الزبتھ کی طرف دیکھا اور اس کے کانوں میں سرگوشی کرنے لگی۔
''مسز ولسن...... مسلم تھیں۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ دل سے مسلم ہو چکی ہیں۔ الزبتھ ان کو کرسچنز کی طرح مت دفن کرو۔'' آمنہ نے پریشان ہو کر کہا تو الزبتھ نے آہ بھر کر اس کی طرف دیکھا۔
''مگر ممی نے اپنا مسلم ہونا اناؤنس نہیں کیا تھا۔ ابھی وہ کرسچن کمیونٹی کا ہی حصہ ہیں۔ میں انہیں کیسے روک سکتی ہوں؟'' الزبتھ نے پریشان ہو کر کہا مگر آمنہ بری طرح پریشان ہو گئی۔
''لیکن میں انہیں روک سکتی ہوں۔'' آمنہ نے جذباتی ہو کر کہا اور جیسے ہی پادری مسز ولسن کے لیے دعائیں پڑھنے لگا تو آمنہ خفگی سے آگے بڑھی۔ الزبتھ پریشان ہو کر اسے دیکھنے لگی۔
''مسز ولسن...... مسلمان تھیں آپ انہیں یہاں ایسے دفن نہیں کر سکتے۔'' آمنہ نے آگے بڑھ کر پادری کو کہا تو مسٹر اینڈ مسز جانسن کے علاوہ مسز ولسن کے تمام فیملی ممبرز اور فرینڈز غصے میں آ گئے۔
''شٹ اپ...... کیتھی...... تم نے کیوں ایسی فضول بکواس کی۔ مسز ولسن کبھی مسلمان نہیں ہوئیں...... تم ان پر الزام لگا رہی ہو۔ کیونکہ تم مسلم ہو کر خود جنونی اور پاگل ہو رہی ہو جسٹ گیٹ آؤٹ فرام ہیئر۔'' مسٹر جانسن نے اسے غصے سے بازو پکڑ کر دھکے دیتے ہوئے وہاں سے باہر نکال دیا۔ الزبتھ پریشان ہو کر رونے لگی۔ آمنہ بھی روتی ہوئی گھر واپس آ گئی۔ اسے شدید دکھ ہو رہا تھا اور اس کے کانوں میں بار، بار اس آیت کے الفاظ گونج رہے تھے۔ ''اور تم مرنا تو مسلمان ہی مرنا'' مسز ولسن مسلم دل رکھنے کے باوجود بھی مسلمان ہو کر نہیں مری تھیں اور اس بات کا اسے شدید رنج ہو رہا تھا۔ رات کو جب اس نے عبدالرحمٰن کو یہ بات بتائی تو بتاتے ہوئے وہ رو پڑی تھی۔ وہ اسے دلاسا دینے لگا۔
''اسی لیے تو کہتے ہیں کہ جب آپ کسی نیک کام کو کرنے کا ارادہ کریں تو اسے فوراً انجام دے دیں، ہو سکتا ہے بعد میں آپ کو اس کی توفیق یا مہلت ملے نہ ملے۔ اب یہ معاملہ تو اللہ کے پاس ہے کہ اگر مسز ولسن نے تنہائی میں بھی کلمہ پڑھا ہوگا تو اللہ ان کے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا مگر ہم لوگ دنیاوی مصلحتوں کا شکار ہو کر اپنی آخرت بھی گنوا بیٹھتے ہیں۔'' عبدالرحمٰن نے آہ بھر کر کہا تو وہ بھی یک دم پریشان ہو گئی اور جلدی سے الزبتھ کے پاس گئی اور جا کر اس سے پوچھنے لگی کہ کیا مسز ولسن نے تنہائی میں کلمہ پڑھا تھا۔
''نہیں، وہ منتظر تھیں...... کہ......'' الزبتھ اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی اور اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔
''اور...... الزبتھ...... کیا تم نے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا ہے؟'' آمنہ نے اس کی طرف بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔
''نہیں...... میں ان دنوں پلان کر ہی رہی تھی کہ......'' الزبتھ نے آہ بھر کر کہا۔
''پلیز...... اب تم اپنا ٹائم مت ویسٹ کرو۔ جس طرح مسز ولسن کو موقع نہیں ملا ممکن ہے تمہیں بھی نہ ملے تو اس لیے تم بس جلدی سے اپنے مسلم ہونے کا اناؤنس کر دو۔'' آمنہ نے اسے سرگوشی میں کہا تو مسز جانسن کمرے سے باہر نکلیں اور آمنہ کو یہ کہتے سن کر وہ ایک دم ہائپر ہو گئیں۔
''کیتھی...... تم ہر ایک کو ٹریپ کرنے کی کوشش کیوں کر رہی ہو؟ اگر تم راستے سے بھٹک گئی ہو تو دوسروں کو مت بھٹکاؤ۔'' مسز جانسن نے اس کی طرف بغور دیکھتے ہوئے کہا۔
''میں بھٹکی ہوئی نہیں بلکہ اب صراطِ مستقیم پر چلنا شروع کیا ہے اور میرا نام آمنہ ہے کیتھی نہیں۔'' اس نے گہری سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

''ہونہہ...... بھٹکی نہیں۔ دیکھنا اب تم کیسے جنونی اور پاگل ہوتی جاؤ گی۔ الزبتھ تم اس کی باتوں میں بالکل نہیں آنا۔ we are pruod of being christians۔'' مسز جانسن نے قدرے خفگی سے آمنہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو آمنہ آہ بھر کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''مسز جانسن! کیا آپ میرے خلاف اس لیے ہوگئی ہیں کہ میں مسلم ہوگئی ہوں؟'' آمنہ نے اس کی طرف بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں...... تم نے اپنے ریلیجن کو چھوڑ کر یہ بتانا چاہا ہے کہ کرسچن ریلیجن ٹھیک نہیں ہے اور تم نے ہم کرسچنز کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔'' مسز جانسن نے خفگی سے کہا۔

''ہاں...... اور یہ بات بالکل سچ ہے کہ اسلام سے بڑھ کر سچا مذہب کوئی اور نہیں آپ لوگ صرف اسلام سے grudge کی وجہ سے اس کی blessings سے جان بوجھ کر محروم ہو رہی ہیں۔ آپ لوگ نہیں جانتے کہ اسلام دنیا کے لیے کتنی بڑی نعمت ہے۔'' آمنہ نے کہا۔

''بکواس بند کرو۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط۔ مسلمان اسی طرح دوسروں کے دلوں میں زہر بھرتے ہیں کہ ان کے اپنے بھی ان کے خلاف ہو جاتے ہیں۔'' مسز جانسن نے نہایت غصے سے کہا۔

''مسلمان کسی کے دل میں زہر نہیں بھرتے، اسلام میں اتنی پوٹینشل ہے کہ جب وہ پوری سچائی کے ساتھ کسی کے دل میں بستا ہے تو وہ اس کے لیے ایسی طاقت بن جاتا ہے کہ وہ انسان ہر مخالفت کا سامنا کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔'' آمنہ نے قدرے جذباتی انداز میں کہا تو مسز جانسن نے چونک کر اسے دیکھا۔

''الزبتھ! تم اس کی باتوں میں نہ آنا...... بلکہ تم میرے ساتھ چلو...... اب تمہیں یہاں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ الزبتھ تم میرے ساتھ چلو۔'' مسز جانسن نے انتہائی غصے سے آمنہ کی طرف دیکھتے ہوئے الزبتھ کا ہاتھ پکڑنا چاہا۔

''ڈیڈ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے۔ میں انہیں چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہوں؟'' الزبتھ نے آہ بھر کر کہا۔

ولسن کے بھی آخری لمحات آگئے تھے اور جانسن نے اسے اسپتال میں ایڈمٹ کر دیا تھا۔ آمنہ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اسے سب کے بدلے ہوئے رویے دیکھ کر بہت دکھ ہو رہا تھا۔

☆☆☆

اگلے روز آمنہ بیدار ہوئی تو اسے اپنے کمرے کے باہر عجیب سی ہلچل سنائی دی اور کہیں، کہیں سسکیاں بھی سنائی دینے لگیں وہ ایک دم گھبرا کر اٹھی اور باہر لاؤنج میں آئی تو الزبتھ، مسز جانسن کے گلے لگ کر رو رہی تھی اور مسز جانسن اسے پیار کرتے ہوئے تسلیاں دے رہی تھیں۔

''کک...... کیا ہوا؟'' آمنہ نے قدرے حیرت سے پوچھا۔

''ڈیڈ کی ڈیتھ ہوگئی ہے۔'' الزبتھ نے روتے ہوئے بتایا تو آمنہ ایک دم پریشان ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''اوہ، آئی ایم سوری۔'' اس نے آہ بھر کر کہا۔ الزبتھ روتی جا رہی تھی۔ آمنہ نے آگے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ لگانا چاہا تو مسز جانسن نے قدرے خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ پیچھے ہٹایا تو آمنہ کو ایک دم شاک لگا۔ اس نے نم آنکھوں سے مسز جانسن کی طرف دیکھا اور ہونٹ کاٹتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔ اپنے کمرے میں جا کر اس نے کوٹ پہن کر اسکارف لیا اور اس سے اپنے سر کو اچھی طرح کور کر کے باہر چلی گئی۔

''الزبتھ...... تم آج ہی یہ گھر چھوڑ دو۔ اب ہم تمہیں یہاں نہیں رہنے دیں گے ورنہ یہ لڑکی تمہارا بھی دماغ خراب کر دے گی۔'' مسز جانسن نے قدرے خفگی سے کہا اور الزبتھ کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے باہر چلی گئیں۔

آمنہ اسلامک سینٹر پہنچی تو بہت زیادہ اپ سیٹ تھی۔ زینب نے اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھے تو

اس کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے وجہ پوچھنے لگیں۔ آمنہ کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔

''مجھے سمجھ میں نہیں آرہا کہ لوگوں کو اسلام سے اتنی دشمنی کیوں ہے۔ وہی لوگ جو مجھ سے محبت کرتے تھے جب ان کو پتا چلتا ہے کہ میں نے اسلام قبول کرلیا ہے اور مسلمان ہو چکی ہوں تو ایک دم ان کی محبت، نفرت میں بدل جاتی ہے اور ان کا رویہ میرے ساتھ اتنا تلخ ہو جاتا ہے کہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔'' آمنہ نے نہایت دکھی لہجے میں بتایا تو زینب مسکرا کر اس کی طرف دیکھنے لگیں۔

''صبر اور برداشت یہی تو مومن کی نشانیاں ہیں۔ اگر تم نے اسلامک ہسٹری پڑھی ہے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ ایک کلمے کی خاطر ابتدائی مسلمانوں نے کیا، کیا تکلیفیں برداشت نہیں کیں جبکہ وہ لوگ سچے بھی تھے اور انہوں نے سچ کو ہی قبول کیا تھا۔ اگر دیکھا جائے تو ایک انسان کے سچ قبول کرنے سے کسی دوسرے کو کیا تکلیف ہو سکتی ہے، یہ تو ہر انسان کا ذاتی فیصلہ ہوتا ہے کہ وہ سچ کو مانے یا جھوٹ کو؟ کسی دوسرے انسان کو اس میں دخل اندازی کا کوئی حق نہیں ہوتا لیکن پھر بھی کافروں نے صرف اور صرف اسلام دشمنی کی وجہ سے ان لوگوں کو تکلیفیں پہنچائیں مگر وہ صبر پر ڈٹے رہے اور پھر وہ وقت آیا کہ کافروں نے ان کے حوصلے، ایمان اور صبر کے سامنے ہتھیار ڈال دیے اور اسلام کو قبول کر کے انہوں نے اپنی ہار مان لی۔ اسی لیے تم بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ اللہ انسان کے ایمان کا سب سے بڑا قدر دان ہے اور جو اس کے راستے میں ذرا سی تکلیف اٹھاتا ہے تو اللہ اسے ضرور اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔'' زینب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر محبت اور نرمی سے سمجھایا تو آمنہ نے مسکرا کر اُن کی طرف دیکھا اور اس کے بے قرار دل کو سکون سا ملنے لگا۔

''لیکن لوگ اسلام کے اتنے خلاف کیوں ہیں؟ کیا اتنی اسلام دشمنی کی وجہ ان کا حسد ہے مگر کس قسم کا حسد......؟'' آمنہ نے انتہائی حیرت سے پوچھا۔

''ہاں، دنیا کے تمام مذاہب کا مطالعہ کرو اور پھر اس مذہب کی تعلیمات کا اثر اس کے پیروکاروں میں دیکھو تو تمہیں صاف پتا چلے گا کہ جو کامیابی اسلام کو نصیب ہوئی ہے اور ابھی تک ہو رہی ہے وہ کسی اور مذہب کو نہیں ہوئی۔ اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب نے اتنی شدت سے لوگوں کے دلوں اور ذہنوں کو نہیں بدلا اور نہ ہی کسی اور مذہب کے پیروکاروں نے اپنے مذہب کی خاطر جان و مال کی اتنی قربانیاں دی ہیں جتنی کہ مسلمانوں نے دی ہیں۔ جب سے اسلام دنیا میں آیا ہے۔ تب سے اس کے منکرین اس کی طاقت سے خوف زدہ ہیں اور ان کا یہ حسد مختلف انداز سے ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ اس لیے تم اپنے دل کو مضبوط رکھو اور ہرگز گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ اس کا اللہ ہوتا ہے تو اسے دنیا کی کسی جھوٹی طاقت سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔'' زینب نے اس قدر پُراثر انداز میں اسے سمجھایا کہ اس کے دل میں ایک دم حرارت سی پیدا ہونے لگی اور اس کے مضطرب دل میں ایک دم اطمینان سا پیدا ہونے لگا۔ اس نے مسکرا کر زینب کی طرف دیکھا تو انہوں نے محبت سے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔

''آؤ میں آج تمہیں نماز سکھاتی ہوں اور جب تم کسی بات سے پریشان ہو تو نماز پڑھنا۔ تمہارے دل کو خود بخود سکون مل جائے گا۔ کیونکہ نماز میں ہم اپنے اللہ سے باتیں کرتے ہیں۔ اور دعا پڑھتے ہوئے اپنے سارے دکھ اسے بتا کر اس سے مدد مانگتے ہیں اور وہ ہمارے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے۔'' زینب نے مسکرا کر کہا اور اسے نماز کی بابت بتانے لگیں۔ اس سے پہلے زینب نے طہارت اور پاکیزگی کے بارے میں اسے خاصی تفصیل سے بتا دیا تھا۔ اب اس کا زیادہ تر وقت یہیں گزرتا تھا۔

☆☆☆

اس روز آمنہ اسلامک سینٹر جانے کے لیے اپنے اپارٹمنٹ سے باہر نکلی تو الزبتھ قدرے بھاگتی ہوئی اس کے

پیچھے آئی اور اسے بلند آواز میں پکارنے لگی۔ آمنہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مسکرا کر اس کے پاس پلٹ گئی۔ الزبتھ بری طرح ہانپ رہی تھی۔
''ہائے...... الزبتھ کیا ہوا؟'' آمنہ نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے پوچھا۔
''تم کہاں جا رہی ہو...... کیا اسلامک سینٹر......؟'' الزبتھ نے پوچھا۔
''ہاں...... مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو؟'' آمنہ نے حیرت سے پوچھا۔
''میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گی۔'' الزبتھ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔
''وہاٹ...... رئیلی......؟'' آمنہ نے قدرے خوشی سے چلاتے ہوئے پوچھا۔
''ہاں...... لیکن پلیز...... اس بات کی خبر مسز جانسن کو نہ ہو۔ وہ میرے بہت خلاف ہو گئی ہیں لیکن آج میں نے پکا ارادہ کر لیا ہے کہ میں بھی مسلم ہو جاؤں گی۔ مام کو اللہ نے موقع نہ دیا مگر میں آج یہ چانس avail کرنا چاہتی ہوں۔ میں سوچتی تھی یہاں آ کر مام کے ساتھ جا کر اسلامک سینٹر میں اسلام قبول کروں گی...... مگر......'' وہ آہ بھر کر نم آنکھوں سے بولی۔
''لیکن مسز ولسن تو کہتی تھیں کہ تم نے امریکا میں اسلام قبول کر لیا ہے؟'' آمنہ نے حیرت سے پوچھا۔
''میں، مام کا حوصلہ بڑھانے کے لیے کہتی تھی۔ نہ جانے کیوں میرے دل میں ان کے لیے خوف سا تھا۔ خیر ان باتوں کو چھوڑو...... چلو...... اب چلتے ہیں۔'' الزبتھ نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔
''کیا تم نے غسل کر کے صاف ڈریس پہنا ہے؟'' آمنہ نے پوچھا۔
''کیا یہ ضروری ہے؟'' الزبتھ نے چونک کر پوچھا۔
''نہیں...... لیکن اپنے اطمینان کے لیے ہم پاک ہونے جا رہے ہیں۔ پاک ڈریس پہننا چاہیے۔ شاور لے کر اپنے جسم کو پاک کرنا چاہیے۔'' آمنہ نے مسکرا کر اس سے کہا۔
''او کے...... پھر میں ابھی شاور لے کر آتی ہوں۔ تم میرا یہیں ویٹ کرنا۔'' الزبتھ نے جلدی سے کہا اور بھاگتی ہوئی گھر چلی گئی۔
آمنہ روڈ سائڈ پر بنی ایک بینچ پر بیٹھ گئی اور اپنے بیگ سے ایک اسلامک بک نکال کر پڑھنے لگی۔
جوائے، کالج جانے کے لیے گھر سے باہر نکلا تو نہ جانے کیوں اسے کیتھی بہت یاد آنے لگی اور پیرن نے بھی اسے بہت زور دیا تھا کہ وہ اس کے بارے میں پتا کرے کہ وہ کہاں ہے۔ وہ کالج جانے کے بجائے کیتھی (آمنہ) سے ملنے آ گیا۔ جب وہ کیتھی کے اپارٹمنٹ کے باہر پہنچا تو اس نے کیتھی کو بینچ پر بیٹھے دیکھا۔ وہ ایک دم اسے دیکھ کر چونکا اور گاڑی ریورس کر کے اس کے قریب آیا۔ وہ کتاب پڑھنے میں اتنی محو تھی کہ اسے جوائے کی آمد کا احساس ہی نہیں ہوا۔ جوائے قدرے تیزی سے گاڑی سے نکل کر اس کے قریب آیا اور انتہائی حیرت سے کیتھی کے اسکارف کی طرف دیکھنے لگا۔
''کیتھی...... تم؟'' جوائے نے قدرے حیرت سے پوچھا تو اس نے ایک دم سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔
''جوائے...... تم یہاں......؟'' اس نے قدرے حیرت سے پوچھا۔
''یہ...... تم نے سر پر کیا پہن رکھا ہے؟'' جوائے نے قدرے بدتمیزی سے اس کے سر سے اسکارف کو کھینچتے ہوئے کہا تو آمنہ کے سر سے اسکارف اتر گیا۔ اس کی آنکھوں میں ایک دم خون اتر آیا۔ غصے اور شرمندگی سے اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا اور اس نے زور سے ایک تھپڑ جوائے کے چہرے پر لگایا۔
''ایک مسلم عورت کی عزت اس کا یہ حجاب ہے اور وہ کسی کو اجازت نہیں دے سکتی کہ وہ اس کو ہاتھ بھی

لگا ئے۔'' آمنہ نے انتہائی غصے سے چلّاتے ہوئے کہا تو جوائے ایک دم ہکا بکا ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''وہاٹ...... مسلم...... ہاؤ ڈیئر یو...... تم جانتی بھی ہو کہ آئی ہیٹ مسلمز۔'' جوائے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"how dare you to hate Muslims?" آمنہ نے بھی غصے سے کہا تو جوائے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر مزید حیران رہ گیا۔ وہ کبھی اس کے ساتھ اس لہجے میں نہیں بولی تھی اور نہ ہی اس کے چہرے پر اتنے غصے کے تاثرات پہلے کبھی اس نے دیکھے تھے۔ اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔ جوائے کو ایک دم خوف سا محسوس ہونے لگا اور اس نے ایک دم اپنا لہجہ نرم کرتے ہوئے کہا۔

''کیتھی......'' جوائے نے کچھ کہنا چاہا۔

''اب میں آمنہ ہوں۔'' اس نے اس کی بات کاٹ کر چلّاتے ہوئے کہا تو جوائے ایک دم پریشان ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

''تم...... تم نے یہ سب کب اور کیوں کیا؟'' جوائے نے قدرے خفگی سے پوچھا۔

''میں نے بہت ریسرچ کرنے کے بعد جو مناسب سمجھا وہی کیا ہے اور مجھے اسلام کا راستہ ہی ٹھیک لگا اس پر میں نے چلنے کا فیصلہ کر لیا۔'' آمنہ نے اسکارف کو اپنے سر پر دوبارہ اوڑھتے ہوئے کہا تو اسی لمحے الزبتھ شاور لینے کے بعد نیا ڈریس پہن کر آ گئی اور دونوں کو باتیں کرتے دیکھ کر کچھ فاصلے پر ہی رک گئی اور حیرت سے ان کی باتیں سننے لگی۔

''کیا تم نہیں جانتیں کہ ہم دونوں نے شادی کے بارے میں کیا پلان کر رکھا ہے؟'' جوائے نے خفگی سے پوچھا۔

''میں تم سے ہرگز شادی نہیں کروں گی اور ویسے بھی اسلام میں مسلم عورت، غیر مسلم مرد سے شادی نہیں کر سکتی۔ جوائے تمہارے اور میرے راستے جدا، جدا ہیں اور اب تم مجھ سے ملنے کبھی مت آنا کیونکہ میں بھی تم جیسے اینٹی مسلم کو پسند نہیں کرتی۔'' آمنہ نے قدرے خفگی سے کہا تو جوائے اس کی طرف دیکھتا رہ گیا۔

''تو کیا تم کالج بھی نہیں آؤ گی؟'' اس نے حیرت سے پوچھا۔

''میں نے کالج جانا چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں جو آرٹ سیکھ رہی تھی وہ بھی اسلام میں جائز نہیں۔'' آمنہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا تو جوائے ایک دم irritate ہونے لگا۔

''اسلام...... اسلام...... ٹو ہیل ود یو اینڈ یور اسلام۔'' جوائے غصے سے دانت کچکچا کر بولا تو آمنہ کو اس کی بات سن کر شدید غصہ آ گیا۔

''جسٹ شٹ اپ۔'' آمنہ نے اسے غصے سے کہا اور الزبتھ کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے چلی گئی۔ جوائے نے انتہائی غصے سے گاڑی پر مکے مارے اور انتہائی ریش ڈرائیونگ کرنے لگا۔ وہ غصے میں آپے سے باہر ہو رہا تھا اور اس کا سر چکرانے لگا تھا۔ اسے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ اسے کیتھی کے ساتھ گزارا ایک، ایک لمحہ یاد آنے لگا تھا۔ وہ دونوں بہت اچھے فرینڈز رہے تھے گو کہ وہ آج کل اپنی نئی گرل فرینڈ مارینہ کے ساتھ بہت زیادہ انوالو ہو گیا تھا مگر اس کے دل میں مارینہ کے لیے کبھی وہ فیلنگز پیدا نہیں ہوئی تھیں جو کیتھی کے لیے تھیں۔ اس نے کبھی مارینہ کے ساتھ شادی کا نہیں سوچا تھا۔ شادی کے لیے اس کا انتخاب صرف کیتھی تھی اور کیتھی نے اس کی جتنی انسلٹ کی تھی اس نے اسے قدرے پاگل بنا دیا تھا اور اس پر مزید یہ کہ وہ ''مسلم'' ہو گئی تھی۔ یہ سن کر تو اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی اور اب وہ اس آگ کے شعلوں میں بری طرح جھلس رہا تھا۔ اس نے کالج جانے کے بجائے مارینہ کے اپارٹمنٹ کا رخ کیا۔ مگر وہ بھی گھر پر موجود نہیں تھی۔ اس لمحے اسے کسی ایسے دوست یا سہارے کی ضرورت تھی جس کے ساتھ وہ شیئر کر کے شدت سے آنسو بہا سکے۔ وہ ڈرائیو کرتا ہوا ویران سڑک پر تنہا جا رہا تھا اور

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اسے کیتھی پر غصہ بھی آرہا تھا اور انتہائی افسوس بھی ہو رہا تھا۔

☆☆☆

الزبتھ اسلامک سینٹر سے مسلمان ہو کر آئی تو اس کا نام عائشہ رکھا گیا اور اس نے جیسے ہی مسٹر اینڈ مسز جانسن کو اس کے بارے میں بتایا تو انہوں نے غصے میں اسے دیکھ کر منہ پھیر لیا اور لاتعلقی کا اظہار کیا۔ وہ انہیں چھوڑ کر باہر نکل آئی۔ اس کے پاس کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ کیتھی اسے اپنے گھر لے آئی اور اسے تسلیاں دینے لگی۔

''عائشہ! (الزبتھ) تم ہمت نہ ہارو اور بالکل پریشان نہ ہو۔ مسلمان بن کر تمہارے دل کو جو اطمینان اور سکون نصیب ہوگا اس کے سامنے یہ ساری پریشانیاں بہت معمولی ہیں۔ جب کسی کو یہ احساس ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ اس کا 'اللہ' ہے اور وہ اس کے راستے میں تکلیفیں اٹھا رہا ہے تو ان تکلیفوں میں بھی ایک لذت محسوس ہوتی ہے۔ تم میرے پاس یہاں رہ سکتی ہو اور جب تک تمہیں کوئی مناسب جاب نہیں ملتی تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔'' آمنہ (کیتھی) نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو...... لیکن میں واپس امریکا جانے کا سوچ رہی ہوں...... مجھے وہاں جابز کی بہت اچھی آفرز تھیں......'' عائشہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ایز یو وِش...... تم جیسا مناسب سمجھو...... مگر یہاں تم میری فرینڈ ہو...... میری اسلامک سسٹر ہو۔'' آمنہ نے مسکرا کر کہا۔

''شکریہ تمہاری اس محبت کا......'' عائشہ نے بھی مسکرا کر کہا اور اس کے ساتھ باتیں کرنے لگی۔ باتوں باتوں میں عائشہ نے اس سے جوائے کے بارے میں پوچھا۔

''وہ مجھ سے محبت کرتا تھا...... اور مجھ سے شادی کرنا چاہتا تھا...... لیکن...... وہ اسلام اور مسلمز کے سخت خلاف ہے۔'' آمنہ نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیوں......؟'' عائشہ نے حیرت سے پوچھا۔

''معلوم نہیں...... اس نے اسلام دشمنی کی وجہ کبھی نہیں بتائی...... میں نے کئی بار پوچھا بھی...... لیکن وہ خاموش رہا...... مگر اس کے اندر مسلمز کے خلاف اتنا زہر بھرا ہوا ہے کہ اس کا بس چلے تو وہ سب مسلمز کو ختم کر ڈالے اور دنیا میں کسی مسلم کو بھی زندہ نہ چھوڑے۔'' آمنہ نے اسے بتایا۔

''رئیلی......؟'' عائشہ نے حیرت سے آنکھیں پھیلا کر پوچھا۔

''ہاں...... اسی لیے تو وہ میرے ایک دم خلاف ہو گیا جب اسے پتا چلا کہ میں مسلم ہو گئی ہوں۔ اس نے اپنے سارے تعلقات، فرینڈ شپ...... محبت سب کچھ بھلا دیا...... اور میں اسے ایک دم سخت بری لگنے لگی کیونکہ میں مسلم ہو گئی ہوں......'' آمنہ نے اِک ٹھنڈی آہ بھر کر بتایا۔

''کیا تمہیں اس کے جانے کا افسوس ہو رہا ہے...... آف کورس تم نے اس کے ساتھ لائف کے بارے میں پلاننگ تو کی ہوگی۔'' عائشہ نے کریدتے ہوئے پوچھا۔

''اگر میں مسلم نہ ہوتی اور وہ مجھے چھوڑ کر چلا جاتا تو شاید مجھے شدید دکھ محسوس ہوتا مگر اب مجھے کوئی ملال نہیں ہو رہا۔'' آمنہ نے گہری سانس لیتے ہوئے پُرسکون لہجے میں کہا۔

''کیوں......؟'' عائشہ نے چونک کر پوچھا۔

''اس لیے کہ جب اللہ کہتا ہے کہ تمہارا جینا، تمہارا مرنا، تمہاری محبت اور نفرت سب کچھ میرے لیے ہونی چاہیے تو پھر دل خود بخود مطمئن ہونے لگتا ہے۔'' آمنہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا تو عائشہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔

''عائشہ...... اب تم ریسٹ کرو...... میں تمہارے لیے کافی بنا کر لاتی ہوں۔'' آمنہ نے کہا اور مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔

رات کو جب وہ اپنے کمرے میں سونے کے لیے لیٹی تو اسے جوائے کی حرکت پر انتہائی افسوس اور غصہ آنے لگا جب اس نے...... اس کے سر سے حجاب اتارا تھا...... اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔

''معلوم نہیں...... تم مسلمز سے کیوں اتنی نفرت کرتے ہو...... کاش تم مجھے موقع دو تو میں تمہیں بتاؤں کہ تم کتنی بڑی نعمت کو ٹھکرا رہے ہو...... تمہیں احساس ہی نہیں کہ اسلام دنیا کے لیے کتنی بڑی رحمت اور نعمت ہے مگر جن لوگوں کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے۔ وہ واقعی گونگے، بہرے اور اندھے بن جاتے ہیں...... ہدایت ان پر کبھی اثر نہیں کرتی۔'' وہ کتنی ہی دیر جوائے کے رویے پر افسوس کرتی رہی...... وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب عبدالرحمٰن کا فون آ گیا...... اور وہ موڈ بدل کر اس سے باتیں کرنے لگی۔ عبدالرحمٰن اسے خوشی، خوشی بتانے لگا کہ اس نے اپنی آرٹ ایگزیبیشن لگائی تھی جو بہت کامیاب رہی ہے۔ اس نے قرآنی آیات کی بہت خوب صورت انداز میں abstract painting کے ساتھ کیلیگرافی کی تھی اور اسے میڈیا نے بہت زیادہ کوریج دی...... اور اسے اتنی زیادہ appreciation ملی تھی کہ وہ بے حد خوش تھا...... وہ آمنہ کو ایک، ایک بات بتا کر خوش ہو رہا تھا اور اس نے اپنی پینٹنگز کی پکچرز بھی اسے بھجوائی تھیں اور آمنہ بھی بہت تعریف کر رہی تھی۔

''جب میں جرمنی سے آیا تھا تو بہت زیادہ مایوس تھا لیکن صرف خدا پر یقین تھا کہ وہ میرے لیے کوئی بہتر وسیلہ پیدا کرے گا اور مجھے اب بھی یقین نہیں آ رہا کہ وہ میرے لیے کیسے، کیسے اسباب پیدا کر رہا ہے...... اس نے میرے آرٹ ٹیچر عبداللہ کی صورت میں میری ایسی مدد کی ہے کہ میں اب پہلے سے بھی زیادہ کونفیڈنٹ ہوتا جا رہا ہوں...... عبداللہ کی وجہ سے میں خود بھی بہت کچھ سیکھ رہا ہوں۔ اور میرا کالج بھی بہت پروگریس کر رہا ہے۔'' عبدالرحمٰن نے خوش ہو کر بتایا۔

''عبدالرحمٰن...... تمہارے اس یقین کی وجہ سے میرے اندر بھی بہت چینجز آئی ہیں...... جب تم اپنی اسٹڈیز اور اپنا کیریر صرف اللہ کے بھروسے پر چھوڑ کر چلے گئے اور صرف اس وجہ سے کہ جوائے تمہارے مذہب کو برا کہہ کر تمہیں tease کرتا تھا اور تم یہ سب برداشت نہیں کر سکتے تھے تو میں بہت چونکی تھی کہ تمہارے لیے اپنے وجود سے بڑھ کر اپنا مذہب زیادہ عزیز ہے تو اس سوچ نے میرے اندر اسلام کے لیے جستجو اور بڑھا دی تھی۔ اور اسلام کا مطالعہ کرتے ہوئے بھی تم میرے ذہن میں تھے...... میں نے تم سے بھی بہت کچھ پریکٹیکلی سیکھا ہے۔'' آمنہ نے اسے صاف گوئی سے بتایا تو عبدالرحمٰن متجسس ہو کر سنتا رہا۔

''ارے ہاں...... جوائے کو تمہارے مسلم ہونے کا پتا چلا تو اس کا کیا ری ایکشن تھا؟'' عبدالرحمٰن نے ایک دم چونک کر پوچھا۔

''کیا...... ری ایکشن ہو سکتا ہے؟ تم بتاؤ کیا ایکسپیکٹ کرتے ہو؟'' آمنہ نے متجسس ہو کر پوچھا۔

''آف کورس...... اس نے بہت مائنڈ کیا ہو گا؟'' عبدالرحمٰن نے کہا۔

''ہاں......'' وہ ٹھنڈی سانس بھر کر خاموش ہو گئی۔

''کیا ہوا...... تم اتنی سیریس کیوں ہو گئیں۔ کیا اس نے بہت شدید ری ایکٹ کیا......؟'' عبدالرحمٰن نے پوچھا۔

''ہاں...... ہمارا جھگڑا ہوا...... اور مجھے اسے تھپڑ بھی لگانا پڑا......'' آمنہ نے آہ بھر کر کہا تو عبدالرحمٰن ایک دم چونکا۔

''رئیلی! کیا واقعی تم نے جوائے کو تھپڑ لگایا؟'' عبدالرحمٰن نے پوچھا۔

''ہاں......'' آمنہ نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے...... اس نے کچھ زیادہ ہی برا بھلا کہا ہو گا؟'' عبدالرحمٰن نے کہا۔

''ہاں...... اور اب میں اس کے ساتھ اپنے ٹرمز ختم کر چکی ہوں۔'' آمنہ نے اسے بتایا۔

''کیا تم اس کے ساتھ تعلق توڑنے پر اپ سیٹ ہو رہی ہو؟'' عبدالرحمٰن نے پھر پوچھا۔

''نہیں بالکل مجھے اس کا کوئی افسوس نہیں۔'' آمنہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''پھر تم اتنی افسردہ کیوں ہو رہی ہو؟'' عبدالرحمٰن نے حیرت سے پوچھا۔

''نہیں...... میں افسردہ نہیں ہوں...... بس یونہی بات کرتے ہوئے سیریس ہو گئی ہوں۔'' آمنہ نے اسے کلیئر کیا۔

''آمنہ...... میں بہت دنوں سے تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں مگر سوچتا ہوں تم مائنڈ نہ کرو......'' عبدالرحمٰن نے کچھ سوچتے ہوئے رک، رک کر کہا۔

''کیا......؟'' آمنہ نے ایک دم چونک کر پوچھا۔

''آمنہ تم بہت اچھی انسان ہو، بہت genuine اور kind اور آئی ایم شیور کہ تم ایک بہت اچھی مسلم بھی ہو گی۔'' عبدالرحمٰن اس کی تعریفیں کرتے ہوئے بولا تو آمنہ انتہائی حیرت سے اس کی باتیں سننے لگی۔

''آمنہ...... میرے دل میں تمہاری بہت عزت ہے......'' عبدالرحمٰن مسکرا کر بولا۔

''تھینک یو......'' اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

''لیکن...... اب عزت کے ساتھ، ساتھ میرے دل میں تمہارے لیے بہت محبت بھی پیدا ہونے لگی ہے۔'' عبدالرحمٰن نے کہا تو آمنہ ایک دم چونکی۔

''کیا...... محبت......؟'' وہ حیرت سے بولی۔

''ہاں...... کیا تمہیں میری محبت پر یقین نہیں آ رہا...... یا پھر میں تمہاری محبت کے قابل نہیں ہوں؟'' عبدالرحمٰن نے قدرے متفکر ہو کر پوچھا۔

''نہیں ایسی بات نہیں...... مجھے...... مجھے یقین نہیں آ رہا...... کہ...... تم اور...... میں......؟ آئی مین...... تم میرے بارے میں ایسے بھی سوچ سکتے ہو؟'' آمنہ نے قدرے حیرت سے کہا۔

''ہاں، میں خود بھی حیران ہوتا ہوں...... اور میں جب بہت سوچتا ہوں تو یوں لگتا ہے جیسے شاید میں جرمنی صرف تم سے ہی ملنے گیا تھا...... مگر میں سوچتا تھا کہ تمہارے اور میرے درمیان مذہب کی مضبوط دیوار حائل ہے اور تمہاری جوائے کے ساتھ اسٹرانگ فرینڈ شپ کو دیکھ کر میں نے اپنے دل میں جنم لینے والے تمام خیالات کو اپنے ذہن سے کھرچنے کی کوشش کی مگر میرا دل تھا کہ ہر وقت تمہاری سوچوں میں لگا رہتا تھا...... اور پھر جب تم نے اپنے مسلم ہونے کے بارے میں بتایا تو مجھے یوں لگا جیسے میرا اللہ تمہیں...... میرے قریب لا رہا ہے...... اور اب میرا دل کہتا ہے کہ تم میرے بہت قریب آ چکی ہو۔'' آمنہ اس کی باتیں حیرت سے سن رہی تھی...... کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ دو مختلف لوگ اس قدر قریب آ جائیں، یہ عبدالرحمٰن کس محبت کی بات کر رہا ہے۔ وہ ابھی یہ سب سوچ رہی رہی تھی کہ عبدالرحمٰن نے اسے ہیلو کہہ کر چونکا دیا۔ ''آمنہ میں تمہیں بہت پسند کرتا ہوں۔ اگر تم مجھے اس قابل سمجھتی ہو تو میں تمہیں پرپوز کرنا چاہتا ہوں۔'' عبدالرحمٰن نے جب یہ سب کہا تو آمنہ ہکا بکا رہ گئی۔

''پرپوز......؟'' وہ حیرت سے بڑبڑائی تھی۔

''کیوں...... تمہیں یہ اچھا نہیں لگا......؟'' عبدالرحمٰن نے گھبرا کر پوچھا۔

''نہیں...... میں تو یہ سوچ رہی ہوں کہ میں اور تم...... کیسے؟ تم پاکستان کے کسی علاقے کے رہنے والے ہو میں یہاں کی اور...... ہمارے کلچر میں بھی بہت فرق ہے۔'' آمنہ نے صاف گوئی سے کہا۔

''آمنہ...... مسلمان مرد اور عورت کے درمیان جب مذہب کا تعلق مضبوط ہو تو کلچر پھر کچھ میٹر نہیں

کرتا...... میرے گھر میں میری بیوہ ماں، دو بھائی، دو بھابیاں اور صرف تین بھتیجیاں ہیں...... اور وہ سب میری خاطر تم سے بھی بہت محبت کریں گے۔'' عبدالرحمٰن نے کہا تو وہ اس کی باتیں بغور سنتی رہی اور کچھ دیر کے لیے چپ ہوگئی۔

''آمنہ کیا بات ہے، تم خاموش کیوں ہوگئی ہو؟'' عبدالرحمٰن نے پوچھا۔

''مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں تمہیں کیا کہوں، تم نے اتنی اچانک مجھے اپنی محبت کا بھی بتایا ہے اور پھر پروپوز کرنے کا بھی...... کہ میرا ذہن الجھنے لگا ہے۔'' آمنہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے، میں تمہیں سوچنے کے لیے وقت دیتا ہوں، تم اچھی طرح سوچ لو، میرے بارے میں سب کچھ جان لو۔ آمنہ اگر تمہارا دل مجھے قبول کرتا ہے تو مجھے بہت خوشی ہوگی اور اگر تمہارا دل مجھے قبول نہیں کرتا تو کوئی بات نہیں۔ میں تمہیں کبھی فورس نہیں کروں گا اور نہ ہی میرے دل میں تمہارے لیے کبھی بدگمانی کے احساسات ہوں گے۔ یہ سب تمہاری اپنی مرضی اور پسند پر منحصر ہے۔ مجھے ہمیشہ اپنا ویل وشر (خیر خواہ) سمجھنا۔'' عبدالرحمٰن نے قدرے ملائمت سے کہا تو آمنہ اس کی بات سن کر زیرِ لب مسکرانے لگی۔

''چلو اب تم ریسٹ کرو...... میں پھر کال کروں گا۔'' عبدالرحمٰن نے کہہ کر موبائل آف کردیا اور آمنہ انتہائی حیرت کے عالم میں اس کے جملوں پر غور کرتی کسی گہری سوچ میں ڈوب گئی۔ زندگی کیسے لمحہ، لمحہ بدل رہی تھی...... اسے یقین نہیں آرہا تھا۔ کیسے جوائے اس کی زندگی میں آیا پھر کیسے اس کی زندگی کے ٹریکس بدلے...... صرف چند ماہ کے لیے عبدالرحمٰن آیا بھی اور چلا بھی گیا...... اور اب عبدالرحمٰن نے اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کی بات سنا کر اسے چونکا دیا تھا۔ وہ عبدالرحمٰن کے بارے میں گہرائی میں جا کر سوچنے لگی۔ نرم اور سادہ مزاج انسان لگا تھا۔ وہ بالکل بھی جھگڑالو طبیعت کا سخت خو انسان نہیں تھا...... بہت ہمدردی سے دوسروں کے بارے میں سوچتا اور بہت محبت اور اپنائیت سے دوسروں کو ٹریٹ کرتا...... عبدالرحمٰن کے ساتھ گزارا ہوا ایک، ایک پل اس کی نظروں کے سامنے گزرنے لگا...... اسے کوئی بھی ایسا موقع یاد نہیں آیا جس نے اس کے ذہن میں کوئی منفی تاثرات چھوڑے ہوں۔ تب بھی نہیں جب جوائے نے اسے بہت تنگ کیا تھا...... وہ جتنا زیادہ عبدالرحمٰن کے بارے میں سوچتی...... اتنی ہی زیادہ اس کے بارے میں پازیٹو فیلنگز پیدا ہونے لگتیں۔

''عبدالرحمٰن کے ساتھ زندگی کیسے گزرے گی......؟'' اس سوال کے بارے میں وہ ہر اینگل سے سوچنے لگی تو اسے ہر اینگل پازیٹو لگنے لگا...... اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلنے لگی۔

''عبدالرحمٰن اچھا لائف پارٹنر ہوسکتا ہے۔'' اس نے ہر زاویے سے سوچنے کے بعد تقریباً ایک ہفتے کے غور و فکر اور اسلامک سینٹر میں زینب سے مشورے کے بعد او کے کہہ دیا۔ عبدالرحمٰن کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا اور وہ بھی اپنے اس فیصلے پر بہت خوش تھی۔

☆☆☆

عبدالرحمٰن نے آمنہ کو باقاعدہ پروپوزل دینے سے پہلے ماں سے ذکر کردیا تھا۔ جس پر ماں نے کافی حیل و حجت کی تھی۔

''کیا وہ تمہارے لیے مسلمان ہوئی ہے؟'' جمیلہ (ماں) نے قدرے حیرت سے عبدالرحمٰن سے پوچھا تھا۔

''نہیں اماں! اسے اسلام سے پہلے ہی بہت لگاؤ تھا۔'' اس نے مسکرا کر کہا۔

''پھر اسلام سے لگاؤ تمہاری محبت میں کیسے بدل گیا؟'' جمیلہ نے قدرے معنی خیز انداز میں پوچھا۔

''کیا مطلب......؟ کیا آپ کو آمنہ کو بہو بنانے پر کوئی اعتراض ہے؟'' عبدالرحمٰن نے چونک کر پوچھا۔

''بیٹا...... رشتے داریاں اپنے لوگوں، اپنے خاندان اور اپنے مذہب میں ہوں تو بہتر ہوتی ہیں۔ غیر اور اجنبی

عورتیں کبھی اچھی بہویں ثابت نہیں ہوتیں۔'' جمیلہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔
''اماں اسلام میں ان باتوں کی کوئی گنجائش نہیں، جب باقاعدہ کلمہ پڑھ لیا اور ارکانِ اسلام پر عمل کرنا شروع کر دیا تو پھر تو غیر نہ ہوئی ناں...... اور آمنہ بہت اچھی لڑکی ہے۔ اسے مجھ سے نہیں بلکہ مجھے اس سے محبت ہوئی ہے...... اور میں نے اس سے شادی کے بارے میں سوچا ہے اس نے تو کبھی کچھ نہیں کہا بلکہ اس نے تو ہمیشہ اسلام کے موضوع پر ہی مجھ سے باتیں کی ہیں۔''
''تو کیا تم ہم سب کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے اس کے پاس چلے جاؤ گے؟'' جمیلہ نے قدرے گھبرا کر پوچھا اور ان کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہونے لگے۔
''نہیں ماں...... میں اسے بیاہ کر یہاں لاؤں گا اور آپ دیکھیے گا کہ وہ آپ کی ساری بہوؤں میں سب سے اچھی ثابت ہوگی۔'' عبدالرحمٰن نے مسکرا کر کہا تو جمیلہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگیں۔
''بیٹا تم ابھی سے اس کی اتنی تعریفیں کر رہے ہو۔'' جمیلہ نے ٹھہرے ہوئے انداز میں کہا۔
''اماں وہ بہت اچھی انسان ہے۔ جب میرا اور اس کا کوئی تعلق بھی نہیں تھا اور میں وہاں صرف پڑھنے کے لیے گیا تھا تو اس نے میری بہت مدد کی اور ہر قدم پر میری حوصلہ افزائی کی۔'' عبدالرحمٰن نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا تو جمیلہ اس کی باتیں سن کر خاموش ہوگئی تھیں۔
''ٹھیک ہے بیٹا جیسی تمہاری مرضی...... میرے لیے تمہاری خوشی سے بڑھ کر کچھ اہم نہیں اور وہ خوشی میں تمہارے چہرے پر دیکھ رہی ہوں۔'' جمیلہ نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو عبدالرحمٰن ان کی بات سن کر خوش ہوگیا۔
جمیلہ نے خوشی، خوشی اپنی بہو کے لیے خوب صورت کام دار عروسی جوڑا بنوایا اور اس کے ساتھ زیورات اور دوسرے ملبوسات بھی بنوائے۔ اس کی دونوں بھابیاں اور بھائی دبے، دبے لفظوں میں اس شادی پر اعتراض کر رہے تھے کہ عبدالرحمٰن بہت بڑی غلطی کرنے جا رہا ہے مگر عبدالرحمٰن مطمئن تھا کہ یہ سب لوگ آمنہ کو جانتے نہیں اس لیے ایسی باتیں بنا رہے ہیں۔
عبدالرحمٰن نے جب سے آمنہ کو بتایا تھا کہ وہ اس کے ساتھ شادی کرنے جرمنی آ رہا ہے تو وہ بہت زیادہ خوش تھی۔ اس نے کمپیوٹر پر ماں اور آمنہ کی آپس میں بات بھی کروادی تھی۔ اسلامک سینٹر میں باقاعدہ جانے سے وہاں کی مسلم خواتین سے اس کی بہت زیادہ دوستی ہوگئی تھی اور زینب تو اسے اپنی بیٹیوں کی طرح چاہتی تھی۔ امام صاحب کو بھی اس کے ساتھ بہت انسیت تھی کیونکہ وہ اپنے آپ کو ایک اچھی مسلمان بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتی رہتی، ان سے اسلامی احکامات اور سوالات پوچھتی رہتی اور اس وجہ سے وہ اس کی بہت زیادہ عزت کرتے تھے اور جب آمنہ نے سب کو اپنی شادی کے بارے میں بتایا تو ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ تمام مسلم خواتین نے اس کی شادی کو اچھے طریقے سے منعقد کرنے کا پروگرام بنایا...... آمنہ کا اپنا تو کوئی تھا نہیں...... لیکن مسلم کمیونٹی کے سب لوگ یوں بی ہیو کر رہے تھے جیسے ان کی اپنی عزیزہ کی شادی ہو...... عبدالرحمٰن جب وہاں پہنچا تو ان لوگوں نے بہت اچھے انداز میں اس کا استقبال کیا۔ آمنہ کے گھر کو صاف ستھرا کر کے بہت اچھا ڈیکوریٹ کیا گیا...... عبدالرحمٰن نے اسے پہننے کے لیے وہ عروسی جوڑا اور زیورات دیے...... جو اس کی ماں نے خصوصی طور پر اس کے لیے بھیجے تھے۔ آمنہ اتنی محبت اور چاہت پر خوشی سے پھولی نہ سما رہی تھی۔ انہی خواتین نے اسے تیار کیا تو وہ بہت زیادہ خوب صورت لگ رہی تھی۔ اسلامک سینٹر میں اس کا نکاح پڑھایا گیا تھا اور بہت اچھے انداز میں اس کی رخصتی کی گئی۔ آمنہ کو دلہن بنے دیکھ کر... عبدالرحمٰن کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا...... وہ محبت پاش نظروں سے اس کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔

''ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟'' آمنہ نے مسکرا کر پوچھا، وہ شرما رہی تھی۔
''اپنی قسمت پر حیران ہو رہا ہوں اور پھر تمہیں دیکھ کر اپنے آپ کو یقین دلانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ تم واقعی میری بیوی بن چکی ہو...... آمنہ مجھے پھر بھی یقین نہیں آ رہا کہ تم واقعی دلہن بن کر میرے سامنے بیٹھی ہو...... قدرت نے کیسے ہم دونوں کو ایک دوسرے سے ملا دیا ہے۔'' عبدالرحمٰن نے محبت بھرے انداز میں اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔
''میں خود بھی سوچتی ہوں تو حیران ہو جاتی ہوں کہ تم سے ملاقات صرف ایک کلاس فیلو کی حیثیت سے ہوئی تھی اور جب تم یہاں سے گئے تو میں بہت ڈپریشن میں تھی کہ تم یہاں کبھی نہیں آؤ گے...... لیکن انسان کو کیا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے اس کی قسمت میں کیا لکھا ہوتا ہے اور میری زندگی میں تو خدا نے اتنے زیادہ ٹرننگ پوائنٹس رکھے ہیں کہ تمہارے ساتھ شادی مجھے بالکل انہونی نہیں لگ رہی......'' آمنہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ان کی شادی کا کھانا خاص طور پر اسلامک سینٹر کی طرف سے ہی دیا گیا تھا۔ شادی کے بعد تمام لوگوں نے ان دونوں کی بہت پُرتکلف دعوتیں کیں۔ آمنہ کے لیے یہ سب کچھ نیا تھا مگر بہت خوش کُن...... سب لوگ اتنی اپنائیت کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ اس کا دل خوشی سے پھولے نہیں سماتا تھا۔ عبدالرحمٰن بھی ان لوگوں کے حسنِ سلوک سے بہت زیادہ متاثر ہوا تھا۔ دونوں شادی کے بعد بہت خوش تھے اور ان کے لیے ایک، ایک لمحہ انتہائی مسحور کُن تھا۔ وہ دونوں زندگی کے اس فیز کو بہت زیادہ انجوائے کر رہے تھے اور اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے کہ اس نے دونوں کو ایک دوسرے کا لائف پارٹنر بنا دیا تھا۔

☆☆☆

اس روز آمنہ اور عبدالرحمٰن ایک شاپنگ مال میں شاپنگ کرتے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ جوائے نے انہیں دیکھا۔ وہ ان کے قریب جا کر غصے سے چلّایا۔
''کیتھی، تم...... تم اس (گالی) کے......'' ساتھ وہ دانت کچکچا کر عبدالرحمٰن کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔
''شٹ اپ...... ہی از مائی ہسبینڈ ناؤ...... ہم دونوں نے شادی کر لی ہے۔'' آمنہ نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جوائے ہکا بکا رہ گیا۔
''وہاٹ...... وہاٹ...... تم نے اس کے ساتھ شادی کر لی ہے؟ آر یو ان یور سینس۔'' جوائے نے قدرے طنزیہ انداز میں عبدالرحمٰن کی طرف دیکھا جو جوائے کے مقابلے میں معمولی شکل صورت کا مالک تھا۔ درمیانہ قد، دبلا پتلا جسم، چہرے پر داڑھی...... اور اس کے مقابلے میں جوائے خوب صورت دراز قد، صحت مند جسم کا مالک، خوب صورت نقوش اور صاف رنگت کے ساتھ عبدالرحمٰن کے مقابلے میں بے انتہا پُرکشش اور اسمارٹ لگ رہا تھا۔
''ہاں...... میں نے عبدالرحمٰن کے ساتھ شادی کر لی ہے اور ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش ہیں...... اب تمہیں ہمارے راستے میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں، سمجھے تم......'' آمنہ نے غصے سے آنکھیں نکال کر اسے دیکھتے ہوئے کہا تو جوائے اس کے تیور دیکھ کر چونک گیا۔
''کیتھی...... تم......؟'' وہ حیرت سے بڑبڑایا۔
''میں آمنہ عبدالرحمٰن ہوں...... کیتھی مر چکی ہے اور اس کیتھی سے وابستہ تمام رشتے، باتیں اور یادیں سب ختم ہو چکی ہیں اور میں تمہیں بھی نہیں جانتی......''
''چلیں عبدالرحمٰن......'' وہ عبدالرحمٰن کا ہاتھ پکڑ کر خفگی سے جوائے کی طرف دیکھتی ہوئی وہاں سے چلی گئی اور جوائے کو اس پر غصہ آنے لگا وہ پاؤں پٹختا ہوا آگے بڑھ گیا۔
گھر آ کر بھی وہ سارا وقت غصے سے تلملاتا رہا...... اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے عبدالرحمٰن اور کیتھی کا افیئر بہت پرانا تھا اور کیتھی نے اس سے اتنا عرصہ چھپائے رکھا۔ اسی لیے عبدالرحمٰن کے واپس پاکستان جانے کے بعد وہ جوائے کے ساتھ پہلے کی طرح فرینک نہیں رہی تھی۔ کیتھی کو اس سے چھیننے والا عبدالرحمٰن یعنی کہ ایک مسلم تھا اور

اس کی ماں کی زندگی کو برباد کرنے والا بھی ایک مسلم ہی تھا۔ اس کی ماں کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے لگے۔
''کسی مسلم پر کبھی اعتبار نہیں کرنا......'' وہ الفاظ اس کے کانوں میں نشتر چبھونے لگے اور اس کے اندر غصہ ایک لاوے کی صورت میں ابلنے لگا۔ کیتھی اور عبدالرحمٰن کی شادی کا سن کر اس کے اندر سلگتی آگ ایک دم انتہائی شدت سے بھڑک اٹھی تھی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کس طرح مسلمز کے خلاف اپنا زہر اگلے...... انہیں کس، کس طرح برباد کرنے کی کوشش کرے۔
''کاش...... میرے بس میں کچھ ہوتا...... اور میں ان کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا سکتا......'' وہ ساری رات کروٹیں بدلتا رہا اور انتہائی غصے میں یہ سب سوچتا رہا۔ اس کا ذہن بہت انتشار کا شکار ہو رہا تھا۔

☆☆☆

آمنہ اور عبدالرحمٰن ایک دوسرے کو پا کر بہت خوش اور مطمئن تھے۔ پاکستان میں عبدالرحمٰن کی فیملی ان کی آمد کی شدت سے منتظر تھی۔ آمنہ نے اس کی فیملی کے لیے بہت گفٹس خریدے اور یہاں کی مسلم کمیونٹی نے انہیں بہت تحائف بھی دیے اور دعاؤں کے ساتھ انہیں رخصت کیا۔ آمنہ نے جینز کے ساتھ کرتا اور حجاب لے رکھا تھا اور اس کا چہرہ ہر قسم کے میک اپ سے عاری تھا مگر پھر بھی وہ بہت خوب صورت لگ رہی تھی۔ ائرپورٹ پر عبدالرحمٰن کے دونوں بڑے بھائی عبدالوہاب اور عبدالرب اپنی بیویوں اور بچوں کے ہمراہ انہیں لینے آئے تھے...... ان کے خیال میں آمنہ بجی سنوری، چمکیلا لباس اور زیورات پہنے ہوئے ہوگی مگر آمنہ کو جینز، کرتے اور حجاب میں دیکھ کر وہ ایک دم چونک گئے۔ عبدالوہاب کی بیوی ہاجرہ اور عبدالرب کی بیوی شبنم نے برقع پہن رکھے تھے۔ دونوں بہت عام اور معمولی شکل صورت کی عورتیں تھیں مگر دونوں بہت چمکیلے بھڑکیلے لباس پہنے اور میک اپ کیے اسے لینے آئی تھیں۔ گوکہ آمنہ بالکل سمپل تھی پھر بھی بہت خوب صورت دکھائی دے رہی تھی لیکن اسے اتنا سادہ دیکھ کر وہ سب مایوس ہو گئے۔ عبدالرحمٰن جتنا نارمل اور عام لگ رہا تھا آمنہ اتنی ہی زیادہ خوب صورت اور کیوٹ لگ رہی تھی۔ وہ سب لوگوں کے ساتھ بہت محبت اور تپاک سے مل رہی تھی۔ عبدالرحمٰن کے دونوں بھائی اسے دیکھ کر بری طرح چونکے تھے اور عبدالرحمٰن کی قسمت پر رشک کر رہے تھے کہ اسے اتنی خوب صورت بیوی ملی ہے مگر انہوں نے اپنی سوچ اپنے تک ہی محدود رکھی۔ گھر پہنچتے، پہنچتے رات کے دو بج گئے تھے' دونوں کو گھر لایا گیا تو جمیلہ نے بہت محبت سے آمنہ کو چوم کر اور اسے اپنے گلے لگا کر دونوں کا بھرپور استقبال کیا۔ نوبیاہتا دولہا، دلہن کی ساری رسمیں ادا کی گئیں اور ان کی نظر بھی اتاری گئی، صدقے نکالے گئے۔ آمنہ ان سب باتوں کو بہت انجوائے کر رہی تھی اور بہت متجسس ہو کر دیکھ رہی تھی۔ باتوں اور رسموں میں ہی فجر کی اذانیں ہونے لگیں۔ سب لوگ بہت شور مچا کر ہلا گلا کر رہے تھے۔ ڈھولک رکھی گئی تھی۔ سب گا بجا رہے تھے۔ اذان کی آواز سن کر آمنہ ایک دم چونکی اور حیرت سے سب کی طرف دیکھ کر دونوں ہاتھ ہلا، ہلا کر سب کو خاموش ہونے کو کہنے لگی تو سب نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔
''کیا آپ لوگ نہیں جانتے کہ ہمارے پرافٹ حضرت محمد ﷺ نے کیا فرمایا ہے کہ جو شخص اذان کے وقت خاموش نہیں رہتا موت کے وقت اسے کلمہ نصیب نہیں ہوگا۔'' آمنہ نے قدرے بلند آواز میں انگلش میں کہا تو ہاجرہ اور شبنم نے قدرے خفگی سے منہ بنا کر اپنے، اپنے شوہروں کی طرف دیکھا۔ سب کو سمجھ آ گیا تھا کہ وہ اذان کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھی۔ سب خاموش ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ خود آمنہ خاموش ہو کر بیٹھ گئی۔ جمیلہ اس کی بات سن کر بہت خوش ہوئیں اور عبدالرحمٰن نے بھی مسکرا کر تعریفی انداز میں اس کی طرف دیکھا جبکہ ہاجرہ اور شبنم کو بہت انسلٹ محسوس ہوئی۔ دونوں نے اپنے، اپنے بچوں کو اٹھ کر جانے کو کہا کہ جا کر سب آرام کریں...... کسی کو شور مچانے اور کسی کا چاؤ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

''ہم تو پاگل ہیں جو ہفتے بھر سے گھر کی صفائیاں، ستھرائیاں کر کے دلہن کے استقبال کی تیاریوں میں ہلکان ہو رہے ہیں۔ دلہن نے تو آتے ہی سب کی بے عزتی کر دی۔'' ہاجرہ خفگی سے منہ بنا کر بولی۔ آمنہ کو قطعی احساس نہیں ہوا کہ ہاجرہ نے کیا کہا تھا...... وہ مسکرا کر اسے دیکھتی رہی۔

''بھابی...... اس نے کوئی غلط بات نہیں کہی، آپ کیوں ناراض ہو رہی ہیں؟'' عبدالرحمٰن آمنہ کے دفاع میں بولا۔

''ہاں...... بھیا، تم تو ابھی سے جورو کے غلام ہو گئے ہو...... اس سے بڑھ کر تو سچی پکی اور نیک مسلمان کوئی ہے ہی نہیں ناں......'' ہاجرہ نے غصے سے کہا اور شوہر، بچوں کو لے کر پاؤں پٹختے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

''عبدالرحمٰن مجھے نماز پڑھنی ہے، فجر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔'' آمنہ نے کہا تو عبدالرحمٰن نے بڑے بھائی کی بیٹی فریحہ کو کہا کہ وہ آمنہ کو وضو کرا دے۔ اس نے منہ بناتے ہوئے لوٹے میں پانی ڈالا اور اسے وضو کرانے لگی۔

وہ اسے وضو کرا کے اور جا نماز بچھا کر دے گئی اور خود اپنے کمرے میں جا کر سو گئی۔ عبدالرحمٰن مسجد کی طرف نماز پڑھنے چلا گیا۔ گھر میں صرف جمیلہ نے نماز ادا کی تھی باقی گھر کے سب افراد اپنے، اپنے کمروں میں جا کر سو گئے۔ آمنہ، نماز پڑھ کر فارغ ہوئی اور اپنے بیگ سے پاکٹ سائز قرآن پاک نکال کر پڑھنے لگی۔ عبدالرحمٰن مسجد سے واپس آیا تو حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

''آمنہ، تم ابھی تک سوئی نہیں...... کیا اتنے سفر کے بعد تمہیں تھکاوٹ نہیں ہوئی؟'' عبدالرحمٰن نے اس کے چہرے پر انتہائی تھکاوٹ کے آثار دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں بس تھوڑا سا قرآن پاک پڑھ لوں...... عبدالرحمٰن جب سے میں مسلم ہوئی ہوں، فجر کے بعد تھوڑا سا قرآن پاک ضرور پڑھتی ہوں۔ اس سے میرے دل کو سکون ملتا ہے۔'' آمنہ نے مسکرا کر کہا تو عبدالرحمٰن پُرستائش نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا...... تھوڑی دیر بعد اس نے قرآن پاک پڑھ کر چوم کر بند کر دیا۔

''تم نے قرآن پاک پڑھنا کہاں سے سیکھا ہے؟'' عبدالرحمٰن نے مسکرا کر پوچھا۔

''اسلامک سینٹر سے...... میم زینب سے۔'' اس نے مسکرا کر جواب دیا اور نماز کا دوپٹا اتار کر بیڈ پر آ گئی۔

چھوٹے سے کمرے کو رنگ برنگے چمکیلے کاغذی پھولوں اور لڑیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ عبدالرحمٰن کا گھر چھوٹا سا تھا جس میں تینوں بھائیوں کے لیے ایک ایک کمرا مخصوص تھا۔ ایک چھوٹا سا کمرا جمیلہ کے پاس تھا۔ صحن، کچن اور ڈرائنگ روم، دو واش رومز آمنہ نے گھر کی طرف تو کوئی خاص توجہ نہ دی مگر گھر والوں پر حیران ہو رہی تھی۔

''عبدالرحمٰن سب لوگ میرے اذان کی طرف توجہ دلانے پر غصہ کیوں ہو رہے تھے؟'' آمنہ نے قدرے پریشانی سے عبدالرحمٰن کی طرف دیکھ کر پوچھا تو وہ ایک دم شرمندہ ہونے لگا پھر اس نے سب کو سونے کے لیے جاتے دیکھا تھا نماز پڑھنے کے بجائے۔ اب وہ اس کے جواب میں کیا کہتا...... اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ وہ جو کہہ رہی تھی بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی لیکن اس کے اس سچ کو سننے کا کسی میں بھی حوصلہ نہیں تھا۔ نہ ہی وہ اسے یہ کہہ سکتا تھا کہ تم اپنے کام سے کام رکھنا...... ان باتوں کو نہ چھیڑنا...... ان کے معاملات میں دخل نہ دینا...... عبدالرحمٰن نے ایک گہری سانس لے کر اس کی طرف دیکھا اور خاموش ہو گیا۔

''عبدالرحمٰن آپ میری باتوں کو سن کر خاموش کیوں ہو گئے ہیں؟'' آمنہ نے عبدالرحمٰن کو قدرے الجھے ہوئے دیکھ کر پوچھا تو وہ اس کی بات سن کر ایک دم ہڑبڑا گیا۔

''نہیں...... تم نے بالکل ٹھیک کہا ہے...... اب تم سو جاؤ، بہت تھکی ہوئی لگ رہی ہو اور میں بھی سونے لگا ہوں۔'' عبدالرحمٰن نے لائٹ بند کرتے ہوئے کہا۔ اس نے بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں۔

(جاری ہے)